حضرت مولانا محمد یوسف لودھیانوی
مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

قسط ۲

کیا مرزا غلام احمد مسیح موعود ہے؟

مسئلہ جہاد کی روشنی میں اس کا فیصلہ

دوسرے یہ کہ اگر فرض بھی کر لیں کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا جیسا کہ ان مولویوں کا خیال ہے تاہم اس زمانہ میں وہ حکم قائم نہیں رہا، کیونکہ لکھا ہے کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔" [1]

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کلمہ یضع الحرب جاری ہو چکا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح موعود جب آئیگا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دیگا، اور اسی کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے۔ حتی تضع الحرب اوزارھا۔ یعنی اس وقت تک لڑائی کرو جب تک کہ مسیح کا وقت آ جائے، یہی تضع الحرب اوزارھا ہے۔[2] دیکھو صحیح بخاری موجود ہے۔ جو قرآن شریف کے بعد اصح الکتب مانی گئی ہے، اسکو غور سے پڑھو۔۔۔۔ اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو![3] میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو! مسیح موعود جو آنے والا تھا آ چکا۔ اور اس نے حکم بھی دیدیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے، جو تلوار اور کشت و خون کے ساتھ ہوتی ہیں۔ باز آ جاؤ۔" [4]

---

[1] رسالہ گورنمنٹ اور جہاد۔ ص ۴ — [2] لاحول ولا قوۃ الا باللہ

[3] مولوی اللہ دتا جالندہری بھی سنتے ہیں؟ آپ سے بات ہو رہی ہے۔

[4] رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ ص ۷ - ۸

اسی رسالہ میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"دیکھو! میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے[1] اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا۔ سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔"[2]

اسی رسالہ میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

"اب وہ مسیح موعود آگیا ہے۔ اب بہرحال خدا تعالیٰ آسمان سے ایسے اسباب پیدا کریگا کہ جب کہ زمین ظلم اور ناحق خونریزی سے پُر تھی اب عدل اور امن اور صلح کاری سے پُر ہو جائے گی۔"[3]

اسی رسالہ کے ضمیمہ میں لکھتے ہیں:

"جیسا کہ حدیثوں میں صریح طور سے وارد ہو چکا ہے۔ کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا تو تمام جنگوں کا خاتمہ کر دیگا سو ایسا ہی ہوتا جاتا ہے ..... ہر ایک شخص جو میری بیعت رکھتا ہے۔ اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے۔ .... کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ کیونکہ مسیح آچکا ہے۔"[4]

مرزا صاحب کی کتابوں میں اس موضوع پر وافر ذخیرہ موجود ہے مگر استیعاب مقصود نہیں۔ اس لئے صرف انہی اقتباسات پر اکتفاء کرتا ہوں، تاہم مناسب ہوگا کہ مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تصریحات پر ایک نظر بازگشت کر لی جائے۔

مرزا صاحب کے نزدیک مسیح موعود کے بارے میں قرآن و حدیث کی تصریح ہے کہ:

---

[1] خط کشیدہ فقرہ مرزا صاحب نے جلی قلم سے لکھا ہے۔
[2] رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۴
[3] " " " " صفحہ ۱۹
[4] ضمیمہ " " " صفحہ ۷

الف :- اس کا دور امن و آشتی اور صلحکاری کا دور ہوگا۔

ب :- آسمان کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔

ج :- لڑائی جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

د :- جلالی رنگ منسوخ کر دیا جائے گا۔

ہ :- جہاد کی شدت ختم ہو کر صفر تک پہنچ جائے گی۔

ز :- تمام جہاد تلوار کے ختم کر دئے جائیں گے۔

ح :- جہاد قطعاً موقوف اور منسوخ ہو جائیگا ـــــ اور

ط :- دین کے لئے لڑنا حرام کر دیا جائے گا۔

چونکہ مرزا صاحب بزعم خود مسیح موعود ہیں اس لئے وہ خدائی حکم لیکر آئے ہیں کہ :

الف :- آج سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔

ب :- جہاد قطعاً موقوف اور منسوخ ہے۔

ج :- آئندہ کے لئے بھی اس کا انتظار نہ رکھو۔

د :- جہاد حرام اور قطعاً حرام ہے۔

ہ :- جہاد خدا کی حکمت و مصلحت کے خلاف ہے۔

و :- تمام کافروں کے سامنے سفید جھنڈا بلند کر دیا گیا ـــــ اور

ز :- مسیح موعود کی فوجوں کو جہاد کے ممنوع مقام سے پیچھے ہٹنے کا حکم دیدیا گیا۔

لہذا اب جو دین کیلئے تلوار اٹھاتا ہے وہ :

الف :- خدا و رسول کا نافرمان ہے۔

ب :- خدا کی حکمت کا دشمن ہے۔

ج :- خدا کے معجزہ کو باطل کرنا چاہتا ہے۔

د :- خدا سے لڑتا ہے اور خدا اس سے لڑیگا ـــــ کیوں ؟

کیونکہ مسیح موعود آگیا ـــــ !

مرزا صاحب کی چند الہامیوں کا خلاصہ ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ مسیح اور نسخ جہاد لازم ملزوم ہیں۔ مسیح آچکا ہے تو جہاد نہیں اور جہاد ہے تو مسیح نہیں آیا ـــــ اب اگر قادیانی امت کے نزدیک دینی جنگوں کا خاتمہ نہیں ہوا بلکہ جہاد کی ضرورت اب بھی پیش آسکتی ہے۔ تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ مرزا صاحب

مسیح موعود نہیں تھے۔ لہٰذا قادیانی لیڈروں کو کھل کر اعلان کر دینا چاہیئے کہ مرزا صاحب کو "مسیح موعود" ماننے میں ان سے "اجتہادی غلطی" ہوئی۔

قادیانی امت کو مرزا غلام احمد صاحب کا یہ فتویٰ ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ :-

"اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! میں سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں، خدا کے نبی کے نافرمان مت بنو۔ مسیح موعود جو آنے والا تھا آچکا، اور اس نے حکم بھی دیدیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے باز آجاؤ" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۱۵)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳۹ خورد)

مرزا صاحب ببانگ دہل اعلان کرتے کہ چونکہ مسیح موعود آچکا ہے۔ اس لئے دینی جنگوں کا خاتمہ ہو چکا۔ اب جنگ و قتال حرام ——— اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے۔ جو شخص جہاد کا عقیدہ رکھے وہ خدا کا دشمن اور نبی کا منکر ہے۔ کیا قادیانی امت، مرزا صاحب کے علی الرغم جہاد کو جائز قرار دے سکتی ہے۔؟ کیا یہ وہی مثل نہیں ہوگی کہ :-

آنچہ دانا کند، کند ناداں — لیے بعد از خرابی بسیار

قادیانی لیڈروں کو "جواز جہاد" کا فتویٰ دیتے وقت یہ امر بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ مرزا صاحب نے اپنی امت کو "منکرین جہاد" کا خطاب دیکر بہت ہی بدنام کر دیا ہوا ہے، چونکہ ان کی مسیحیت کی بنا انکار جہاد پر تھی، اس لئے وہ ہمیشہ پروپیگنڈا کرتے رہے کہ مجھے ماننے والے ظاہراً و باطناً جہاد کے منکر ہیں۔ اس سلسلہ میں ان کے چند فقرے حسب ذیل ہیں :-

عقیدہ | "ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو "مسیح موعود" مانتا ہے۔ اسی دن سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے، کیونکہ "مسیح موعود" آچکا۔" [1]

خاص علامت | "اس فرقہ (قادیانیہ) کی خاص علامت یہ ہے کہ وہ نہ صرف جہاد کو موجودہ حالت

---

[1] ضمیمہ رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص

ہی رد کرتا ہے۔ بلکہ آئندہ بھی کسی وقت اس کا منتظر نہیں، مذہب کے پھیلانے کی خاطر خون بہانے کو فرقہ قطعاً ممنوع سمجھتا ہے۔" [۱]

دن رات کوشش "یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھا دے۔ چنانچہ اب تک ساٹھ کے قریب میں نے ایسی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی میں تالیف کرکے شائع کی ہیں جن کا یہی مقصد ہے کہ یہ غلط خیالات مسلمانوں کے دل سے محو ہو جائیں۔" [۲]

کفر کی وجہ "اگر ہماری یہ جماعت مکہ اور مدینہ میں بھی ہوتی تب بھی وہ ایسے ہی سنگسار کی جاتی جیسا کہ کابل میں مولوی عبداللطیف کیا گیا۔ رہا جہاد ——— پس ہم جو ان مخالف مسلمانوں کی نظر میں مرتد اور واجب القتل ٹھہرے ہیں، تو اسکی یہ وجہ نہیں کہ ہم خدا اور اس کے رسول اور قرآن شریف سے منکر ہیں، جس کو شک ہو ہماری کتابیں دیکھ لے، بلکہ اصل وجہ یہی ہے کہ ہم اس بات سے منکر ہیں کہ اب بھی کسی جہاد کی ضرورت ہے" [۳]

نہ انتظار ہے "یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے۔ ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس فرقہ میں تلوار جہاد بالکل نہیں۔ اور نہ اسکی انتظار ہے۔ بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کے لئے لڑائیاں کی جائیں۔" [۴]

ورنہ سلسلہ فضول "خدا نے مجھے تلوار کیساتھ نہیں بھیجا اور نہ مجھے جہاد کا حکم دیا ہے۔ بلکہ مجھے خبر دی کہ تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی، ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کرے گا۔ اور ایک سانپ بچوں کیساتھ کھیلے گا۔۔۔۔ اگر صلح کاری کی بنیاد درمیان میں نہ ہو تو پھر ہمارا سارا سلسلہ فضول ہے۔ اور اس پر ایمان لانا بھی فضول۔" [۵]

مجھے مان لینا ہی جہاد کا انکار ہے۔ "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے۔ ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔" [۶]

---

[۱] ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱ ص ۳۹ [۲] ریویو جلد ۱ نمبر ۱۲ ص ۴۹۵

[۳] ریویو جلد ۲ نمبر ۶ ص ۲۳۸ [۴] تریاق القلوب ص ۳۳۲

[۵] تریاق القلوب ص ۳۳۵

[۶] تبلیغ رسالت جلد ۶ ص ۱۷

مرزا صاحب "انکارِ جہاد" کے ساتھ اپنی جماعت کو بدنام کرنے میں اتنے آگے نکل گئے تھے، کہ انہیں انگریز کا خود کاشتہ پودا، سرکار کا نمک پروردہ اور موردِ مراحم گورنمنٹ قرار دینے میں بھی کوئی خفت محسوس نہیں کی، اسی کا نتیجہ تھا کہ بقول مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیاں کے:

"ہماری جماعت وہ جماعت ہے جسے شروع سے ہی لوگ کہتے چلے آئے ہیں کہ یہ خوشامدی اور گورنمنٹ کی پٹھو ہے۔ بعض لوگ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں[1]۔ پنجابی محاورے کے مطابق ہمیں "جھولی چک" اور نئے زمینداری محاورے کے مطابق ہمیں ٹوڈی کہا جاتا ہے"[2]۔

الغرض! مرزا صاحب نے اپنی امت کو اس مسئلہ میں اتنا "بدنام" کر دیا ہے کہ اب اگر قادیانی لیڈر ہزار مرتبہ چیخ چیخ کر بھی اعلان کریں کہ وہ جہاد کے قائل ہیں تو لوگ اس کو نفاق اور دھوکا سمجھنے پر مجبور ہوں گے، کیونکہ بقول مرزا صاحب کے "مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے"۔

یہ داغ بدنامی اور کلنک کا ٹیکا جو مرزا صاحب نے اپنی امت کی پیشانی پر لگا دیا ہے۔ اسی وقت دھل سکتا ہے جبکہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے سے انکار کر دیا جائے۔ اب اگر قادیانی لیڈر "جہاد جاری ہے" کے نعرے میں مخلص ہیں تو انہیں جرأت سے کام لیکر ان "مسیح موعودی بیڑیوں" کو کاٹ دینا چاہیے۔ اور اگر اتنی جرأت نہیں تو کم از کم اتنی ہمت تو چاہیئے "مسیح موعود" کے عقیدے کے مطابق "جہاد حرام ہے"۔ "قطعاً حرام ہے"۔ "منسوخ ہے" کا اعلان برابر ہوتا رہے۔ جری اللہ[3] اور جے سنگھ بہادر[4] کی امت کیلئے تقیہ، نفاق اور دوقلاپن تو کچھ زیبا نہیں۔۔۔۔۔۔۔

قادیانی لیڈروں کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ وہ مرزا صاحب کو مسیح موعود مان کر وہ کبھی جہاد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جو لوگ "مرزا صاحب" کے منکر ہیں، یعنی عالمِ اسلام کے ستر کروڑ مسلمان، وہ تو آپ کے عقیدے کے مطابق کافر ہیں۔ اور جہاد کسی کافر کے زیرِ کمان نہ کبھی ہوا، نہ ہوگا، نہ ہو سکتا ہے۔

اور اگر یہ خوش فہمی ہو کہ نصیبِ دشمناں خلیفہ ربوہ کو سچ مچ کی خلافت مل جائے گی۔ اور وہ خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے جہاد کا اعلان کریگا۔ تو یہ وہم دل سے نکال دینا چاہیئے۔ نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے ۔۔۔۔ مرزا صاحب جسمانی خلافت لیکر نہیں آئے تھے، بلکہ انگریز کو اولوالامر کا دائمی سرٹیفکیٹ دینے کیلئے

---

[1] اور واقعات سے اس الزام کی تصدیق بھی وقتاً فوقتاً ہوتی رہی۔ مرزا محمود احمد صاحب بھی اس کو تردید کیلئے نہیں بلکہ اس پر فخر کیلئے نقل کر رہے ہیں۔ [2] الفضل ۱۳ر نومبر ۱۹۴۶ء۔

[3] [4] یہ مرزا صاحب کے الہامی نام ہیں۔

آئے تھے ، ان کی زندگی ، ان کی نبوت ، مسیحیت اور ان کے نسخ جہاد اور حرمتِ قتال کے سارے فتوے انگریزی اولوالامر کیلئے وقف تھے۔ سو یہ حق تعالیٰ کی حکمت و مشیت کے خلاف ہے کہ مسیح کی امت کو دائمی غلامی سے نجات نصیب ہو۔

علاوہ ازیں فلسفہ تاریخ بتاتا ہے کہ کسی تحریک کا عروج بانی تحریک اور اس کے پُرجوش حواریوں کے دور تک رہتا ہے ، اور تیسری پیڑھی میں اس پر ضعف و انحطاط اور زوال و ادبار کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ اب قادیانی تحریک کو دیکھو ! بانی تحریک مرزا غلام احمد ، اور ان کے بڑے بڑے حواری تادم آخر دجال (مسیحی قوم) کی اطاعت و فرمانبرداری کا کلمہ پڑھتے رہے ، اور قادیانی امت کی تین نسلیں "کافروں" کی اطاعت میں گذر چکی ہیں ـــــ فلسفۂ تاریخ کے مطابق اب قادیانی تحریک کے مکمل زوال و انحطاط اور ضعف و انتشار کا دور ہے۔ مدت ہوئی مرزا صاحب کا ربوہ ویران ہو چکا ، ان کا پایۂ تخت (قادیان) دارالحرب و الکفر بن چکا۔ اس لئے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ اس دورِ زوال میں وہ دنیا پر غالب آکر جہاد کیا کریں گے۔ جس امت کا مسیح موعود تمام کافروں کے سامنے "سفید جھنڈا" بلند کرکے اپنی فوجوں کو پسپائی کا حکم دے گیا ہو ، کیا قیامت تک ان سے پیش قدمی کی توقع کی جا سکتی ہے ؟ کلا و رب الکعبۃ۔

خلاصہ یہ ہے کہ قادیانیوں کی جانب سے جہاد کے جاری رہنے کا اعتراف دراصل مرزا غلام احمد کے مسیح موعود نہ ہونے کا بر ملا اعتراف ہے۔

■■

مکتبہ الحق کی مطبوعات

تقریر شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ | مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کی حکمت و موعظت سے لبریز ایک غیر مطبوعہ مبسوط تقریر (اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور غیر پسندیدہ باتیں۔) قیمت ۷۵ پیسے۔

عبادات و عبدیت | حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے ایمان پرور مواعظ و خطبات کا بیش بہا مجموعہ ، بندگی اور عبادات کے آداب فضائل اور بیشمار اسرار و حکم۔ قیمت ۵۰/۱ روپیہ۔

قرآن حکیم اور تعمیر اخلاق | اسلام کے نظامِ اخلاق اور فلسفۂ اخلاق اور دیگر ادیان سے موازنہ پر ایڈیٹر الحق کے قلم سے۔ قیمت ۵۰/۲ روپے

نوٹ :۔ کسی ایک کتاب یا تینوں کے دس نسخے طلب فرمانے پر ۲۵ فیصد رعایت۔

ملنے کا پتہ :۔ مکتبہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۔ ضلع پشاور